Darul ifta Darul uloom

صلات موہومہ

مغرب کے نماز کو وہم یا احتیاط کے طور پر ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے ؟
کہ اگر اس کے ذمے مغرب نہ تھا تو وہ نفل ہو جائے لیکن پھر تو تیسری رکعت اکارت ہو جائے گی۔
کیا بندہ اس صورت میں بندہ چار رکعت ادا کر سکتا ہے ،۳ قعدوں کے ساتھ ؟

جواب منسلک ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

الجواب حامداً و مصلیاً

فرض نماز کی قضا اس وقت لازم ہوتی ہے جبکہ قضا ہونے کا یقین
یا ظن غالب ہو، محض وہم کی وجہ سے قضا لازم نہیں ہوتی، البتہ اگر شک ہو تو فقہ کی بعض کتابوں کے مطابق
آپ مغرب کے فرض کی قضا کی نیت سے تین کے بجائے چار رکعتیں پڑھ لیں، البتہ تیسری اور
چوتھی رکعت میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملالیں اور تیسری رکعت کے بعد بھی
قعدہ کریں، یعنی چار رکعتیں تین قعدوں کے ساتھ ادا کریں گے، بہتر ہے کہ
آخر میں سجدۂ سہو کر لیں۔ (مأخذہ التبویب بتصرف: ۴۱/۶۰۴) اس طرح مغرب کی نماز ادا ہو جائے گی ورنہ چار رکعت نفل ہو جائیں گی

۱- حاشیة الطحطاوي علی مراقي الفلاح: (۴۴۷، قدیمی)

"ومن قضی صلاة عمره مع أنه لم یفته شيء منها احتیاطاً قیل:
یکره، وقیل: لا، لأن کثیرا من السلف قد فعل ذلك لکن لا یقضی
في وقت تکره فیه النافلة، والأفضل أن یقرأ في الأخیرتین السورة
مع الفاتحة لأنها نوافل من وجه فلأن یقرأ الفاتحة والسورة في
أربع الفرض علی احتماله أولی من أن یدع الواجب في النفل، ویقنت
في الوتر ویقعد قدر التشهد في ثالثته، ثم یصلي رکعة رابعة،
فإن کان وترا فقد أداه، وإن لم یکن فقد صلی التطوع أربعاً،
ولا یضره القعود، وکذا یصلي المغرب أربعا بثلاث قعدات"

۲- البحر الرائق: (۲/۱۴۲، رشیدیہ)

"رجل یقضي صلوات عمره مع أنه لم یفته شيء منها احتیاطا...
ویقرأ في الرکعات کلها الفاتحة مع السورة اھ۔ وقد قدمنا عن مآل

(جاری ہے---)

الفتاوي أنه يصلي المغرب أربعا بثلاث قعدات وكذا الوتر."

٣- الهندية: (١/١٢٤-١٢٥)

"وفي الفتاوى: رجل يقضي الفوائت فانه يقضي الوتر وإن لم يستيقن هل بقي عليه وتر أو لم يبق فإنه يصلي ثلاث ركعات ويقنت ثم يقعد قدر التشهد ثم يصلي ركعة أخرى فإن كان وترا فقد أداه وإن لم يكن فقد صلى التطوع أربعا، ولا يضره القنوت في التطوع."

٤- النتف في الفتاوى: (٥٩، بحث "صلاة الناسي").

٥- بدائع الصنائع: (١/١٣٤، بحث "بيان الترتيب").

والله تعالى اعلم بالصواب.

عبد الله ولي غفر الله له

دار الافتاء جامعه دار العلوم کراچی

١٧/ ربیع الثانی/ ١٤٣٦ھ

٧/ فروری/ ٢٠١٥ء

الجواب صحيح
احقر محمود اشرف غفر الله
١٧/٤/١٤٣٦ھ

مفتی

الجواب صحيح
١٩/٤/١٤٣٦ھ

الجواب صحيح
١٩ ربیع الثانی ١٤٣٦ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر 09/1691
١٤٣٦/٤/٢٠ھ
٢٠١٥/٢/١٠